فَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: امام کی اقتدا میں ہے، بھول گیا، کیا سجدہ سہو کرے گا؟

جواب: سجدہ سہو نہیں ہے۔

۞ امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰى أَنْ لَّيْسَ عَلٰى مَنْ سَهَا خَلْفَ الْإِمَامِ سُجُودٌ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی کو سہو ہوا، تو سجدہ سہو نہیں ہے۔''

(الإجماع: 50)

سوال: کیا وضو میں ترتیب ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں، وضو میں ترتیب ضروری ہے۔

۞ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ .

''میں وہیں سے شروع کرتا ہوں، جہاں سے اللہ تعالیٰ نے (ذکر کرنے میں) ابتدا کی ہے۔''

(صحيح مسلم: 1218)

۞ اس حدیث کے تحت حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

فِي هٰذَا دَلِيلٌ عَلٰى أَبِي حَنِيفَةَ فِي وُجُوبِ التَّرْتِيبِ فِي الْوُضُوءِ .

”یہ حدیث وضو میں ترتیب کے وجوب پر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے خلاف دلیل ہے۔“

(كشف المُشكِل : 64/3)

وضو کی جو ترتیب قرآن وحدیث میں بیان ہوئی ہے، اسی ترتیب سے وضو کرنا ضروری ہے۔

سوال: حدیث: «اَللّٰهُ مَوْلَانَا، وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ» کا کیا مطلب ہے؟ جبکہ اللہ تعالیٰ تو سب کا مولا ہے؟

جواب: سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے بارے میں فرمایا:

اَللّٰهُ مَوْلَانَا، وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ.

”اللہ تعالیٰ ہمارا مولیٰ ہے، تمہارا نہیں۔“

(صحيح البخاري : 4043)

✿ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْمَوْلٰى هَاهُنَا بِمَعْنَى الْوَلِيِّ، فَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى يتولّٰى الْمُؤمِنِينَ بِالنُّصْرَةِ وَالْإِعَانَةِ، وَيَخْذُلُ الْكُفَّارَ.

”یہاں ”مولیٰ“ کے معنی دوست و مددگار کے ہیں۔ پس اللہ سبحانہ وتعالیٰ مومنوں سے محبت کرتے ہوئے ان کی مدد اور نصرت کرتا ہے اور کفار کو بے یار و مددگار چھوڑ دیتا ہے۔“

(كشف المُشكِل : 255/2)

سوال: ماہِ رمضان شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں، تو انسان گناہ کیسے کرتا ہے؟

جواب: حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْمَعَاصِي تَقَعُ بِمَيْلِ الطَّبْعِ إِلَى الشَّهَوَاتِ الْمُحَرَّمَةِ، وَلَيْسَ لِلشَّيْطَانِ إِلَّا التَّزْيِينُ وَالتَّحْرِيضُ .

''گناہ اس لیے سرزد ہوتے ہیں، کیونکہ طبیعت حرام شہوتوں کی طرف مائل ہو چکی ہوتی ہیں، شیطان تو صرف گناہ کو مزین کرتا ہے اور اس پر اُبھارتا ہے۔''

(كشف المُشكِل : 409/3)

سوال: فرمان نبوی : ''اگر مجھ پر دس یہودی ایمان لے آئیں، تو تمام یہودی مسلمان ہو جائیں گے۔'' کا کیا مطلب ہے؟

جواب: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ آمَنَ بِي عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُودِ، لَآمَنَ بِيَ الْيَهُودُ .

''اگر مجھ پر دس یہودی ایمان لے آئیں، تو ساری یہودیت ایمان لے آئے گی۔''

(صحيح البخاري : 3941، صحيح مسلم : 2793)

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحَدِيثُ عَلٰى أَمْرَيْنِ؛ أَحَدُهُمَا : أَنْ تَكُونَ الْإِشَارَةُ إِلَى الرُّؤَسَاءِ الْكِبَارِ، وَالثَّانِي : إِلَى اجْتِمَاعِ عَشَرَةٍ فِي الْإِسْلَامِ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ .

''اس حدیث کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں؛ ① یہ اشارہ بڑے بڑے سرداروں کی طرف ہے۔ ② ایک ہی وقت میں دس یہودیوں کا اسلام قبول کرنا مراد ہے۔''

(كشف المُشكِل : 486/3)

سوال: فرمان نبوی: ''صدقہ مال کو کم نہیں کرتا۔'' کا کیا مطلب ہے؟

جواب: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ . ''صدقہ مال کو کم نہیں کرتا۔''

(صحيح مسلم : 2588)

❀ اس کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں؛

① اللہ تعالیٰ مال میں برکت ڈال دیتا ہے اور نقصانات کو دور کر دیتا ہے، جس سے کمی پوری ہو جاتی ہے۔

② اگرچہ مال میں ظاہری طور پر کمی ہو جاتی ہے، لیکن اس کے بدلے میں جو ثواب نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے، وہ مال کی کمی کو پورا کر دیتا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ صدقہ والے مال کو دنیا میں بھی بڑھا چڑھا کر لوٹاتا ہے۔

سوال: نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَنِّي .
''کیا ایسا ممکن ہے کہ آپ اپنا چہرہ مجھ سے دور رکھیں۔''

(صحيح البخاري : 4072)

سے اشکال واقع کیا جاتا ہے کہ جب اسلام پہلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے، تو پیغمبر اسلام ﷺ نے وحشی رضی اللہ عنہ سے ایسا سلوک کیوں کیا، حالانکہ یہ تو خواہش کی پیروی معلوم ہوتی ہے اور آپ ﷺ کے حلم کے خلاف ہے؟

جواب: حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الشَّرْعَ لَا يُكَلِّفُ نَقْلَ الطَّبْعِ، إِنَّمَا يُكَلِّفُ تَرْكَ الْعَمَلِ بِمُقْتَضَاهُ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا رَأَى وَحْشِيًّا ذَكَرَ فِعْلَهُ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ بِالطَّبْعِ، وَهٰذَا يَضُرُّ وَحْشِيًّا فِي دِينِهِ، فَلَعَلَّهُ

أَرَادَ اللُّطْفَ فِي إِبْعَادِهِ .

''بلاشبہ شریعت نفس کی پیروی کا مکلّف نہیں ٹھہراتی، بلکہ نفس کے مطابق عمل نہ کرنے کا مکلّف ٹھہراتی ہے۔ دراصل نبی کریم ﷺ جب بھی وحشی رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تھے،تو اُن کا (سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو بے رحمی کے ساتھ شہید کرنے والا) عمل یاد آ جاتا تھا،تو آپ ﷺ کو طبعی طور پر ان پر غصہ آ جاتا تھا، یہ وحشی رضی اللہ عنہ کی دینداری کے لیے نقصان دہ تھا،تو گویا نبی کریم ﷺ نے وحشی رضی اللہ عنہ پر لطف وکرم کرتے ہوئے انہیں دور رہنے کا کہا۔''

(كشف المُشكِل : 4/177)

سوال: حدیث میں ہے کہ فجر اور مغرب کی نماز پڑھنے والا آگ میں داخل نہیں ہو گا۔جبکہ کئی موحد نمازی جہنم میں جائیں گے۔تو اس حدیث کا کیا مفہوم ہے؟

جواب: حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

اَلْجَوَابُ مِنْ خَمْسَةِ أَوْجُهٍ؛ أَحَدُهَا : أَنْ يَّكُونَ قَالَ هٰذَا قَبْلَ نُزُولِ الْحُدُودِ وَبَيَانِ الْمُحَرَّمَاتِ، وَالثَّانِي : أَنْ يَّكُونَ خَارِجًا مَخْرَجَ الْغَالِبِ، وَالْغَالِبُ مِمَّنْ صَلّٰى وَرَاعٰى هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَن يَتَّقِيَ مَا يَحْمِلُ إِلَى النَّارِ، وَالثَّالِثُ : لَنْ يَّدْخُلَهَا دُخُولَ خُلُودٍ، وَالرَّابِعُ : أَنْ يُّرَادَ بِهِ النَّارَ الَّتِي يَدْخُلُهَا الْكُفَّارَ، وَالْخَامِسُ : أَنْ يَّكُونَ هٰذَا حُكْمُهُ أَلَّا يَدْخُلَ النَّارَ، كَمَا تَقُولُ إِذَا رَأَيْتَ دَارًا صَغِيرَةً : هٰذِهِ لَا يَنْزِلُهَا أَمِيرٌ، وَقَدْ يَنْزِلُهَا .

''اس کے پانچ جواب ہیں؛ ① ممکن ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث اس وقت بیان فرمائی ہو، جب ابھی حدود اور محرمات کا نزول نہیں ہوا تھا۔ ② اس سے مراد اکثریت ہے، کہ نمازیوں اور خصوصاً ان دو نمازوں کا اہتمام کرنے والوں میں سے اکثر لوگ جہنم کا باعث بننے والے اعمال سے پرہیز کرتے ہیں۔ ③ یہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں نہیں ڈالا جائے گا۔ ④ اس سے وہ آگ مراد ہے، جس میں کفار داخل ہوں گے۔ ⑤ یہ نمازی کا حکم بیان ہوا ہے کہ یہ آگ میں داخل نہیں ہوگا۔ مثلاً جب آپ چھوٹا سا گھر دیکھیں، تو آپ کہتے ہیں: اس گھر میں امیر داخل نہیں ہوتا، لیکن بسا اوقات داخل ہو بھی جاتا ہے۔''

(كشف المُشكِل : 224/4)

سوال: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءِ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ .

''ایک گروہ کعبہ پر چڑھائی کرے گا، جب وہ بیدا مقام پر پہنچیں گے، تو ان کے اول اور آخر، سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، پھر روز محشر انہیں اپنے اپنے عقیدے پر اُٹھایا جائے گا۔''

(صحيح البخاري : 2118، صحيح مسلم : 2118)

جو لوگ اس معرکے کا حصہ ہی نہیں بنے، انہیں کیوں دھنسایا جائے گا؟

جواب: ان کی موت کا وقت آ چکا ہوگا، اس لیے انہیں بھی دھنسا دیا جائے گا، پھر روز محشر انہیں اپنے عقیدہ پر اُٹھایا جائے گا۔

سوال: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ، وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ، فَيَسْتَغْفِرُونَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ.

''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر آپ گناہ نہ کریں، تو اللہ تعالیٰ تمہیں فوت کر دے گا اور ایسی قوم کو لے آئے گا، جو گناہ کر کے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کریں گے، تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف کر دے گا۔''

(صحیح مسلم: 2749)

کا کیا مطلب ہے؟

جواب: علامہ تورپشتی رحمہ اللہ (٦٦١ھ) فرماتے ہیں:

لَمْ يَرِدْ هٰذَا الْحَدِيثُ مَوْرِدَ تَسْلِيَةٍ لِلْمُنْهَمِكِينَ فِي الذُّنُوبِ وَتَوْهِينِ أَمْرِهَا عَلَى النُّفُوسِ، وَقِلَّةِ الْاِحْتِفَالِ مِنْهُمْ بِمُوَاقِعَتِهَا عَلٰى مَا يَتَوَهَّمُهُ أَهْلُ الْغِرَّةِ بِاللّٰهِ، فَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ إِنَّمَا بُعِثُوا لِيَرْدَعُوا النَّاسَ عَنْ غِشْيَانِ الذُّنُوبِ، وَاسْتِرْسَالِ نُفُوسِهِمْ فِيهَا، بَلْ وَرَدَ مَوْرِدَ التَّنْبِيهِ وَالْبَيَانِ لِعَفْوِ اللّٰهِ عَنِ الْمُذْنِبِينَ، وَحُسْنِ التَّجَاوُزِ عَنْهُمْ، لِيُعَظِّمُوا الرَّغْبَةَ فِي التَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ.

''اس حدیث کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس میں گناہوں میں منہمک رہنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے، یا گناہوں کے معاملے کو نفوس کے لیے

معمولی قرار دیا جا رہا ہے اور اگر گناہ سرزد ہو جائے، تو اس کو اہمیت نہ دینے کی بات کی جا رہی ہے، جیسا کہ یہ غافل لوگوں کا وہم ہے، کیونکہ انبیائے کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ لوگوں کو گناہوں کے غلبے اور ان میں اپنے نفوس کو بے لگام ہونے سے روکیں۔ بلکہ اس حدیث کا مقصد اللہ تعالیٰ کے گناہ گاروں کو معاف کرنے اور ان سے بہترین طریقے سے درگزر کرنے کا بیان اور تنبیہ ہے، تاکہ گناہ گار اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرنے میں زیادہ رغبت کریں۔''

(الميسَّر في شرح مَصابيح السنة : 541/2)

سوال: کیا نماز میں آمین کہنے کی فضیلت ہے؟

جواب: جی ہاں۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ، فَأَمِّنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مَنْ ذَنْبِهٖ .

''امام آمین کہے، تو آپ بھی آمین کہیں۔ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہوگئی، اس کے سابقہ تمام (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''

(صحيح البخاري : 780، صحيح مسلم : 410)

❁ حافظ عراقی رحمہ اللہ (۸۰۶ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ رَدٌّ عَلَى الْإِمَامِيَّةِ فِي دَعْوَاهُمْ أَنَّ التَّأْمِينَ فِي الصَّلَاةِ مُبْطِلٌ لَهَا وَهُمْ فِي ذٰلِكَ خَارِقُونَ لِإِجْمَاعِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ وَلَا

حُجَّةَ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ لَا صَحِيحَةً وَلَا سَقِيمَةً .

''اس حدیث میں امامیہ شیعہ کا رد ہے کہ جن کا دعویٰ ہے کہ نماز میں آمین کہنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ اس مسئلہ میں شیعہ سلف اور خلف کے اجماع سے خارج ہیں۔ ان کے پاس صحیح یا ضعیف کوئی دلیل نہیں۔''

(طرح التّثريب : 266/2، عمدة القاري للعيني : 50/6)

سوال: کیا قرآن کی کوئی سورت خلع بھی تھی؟

جواب: قرآن میں کوئی سورت خلع نہیں تھی۔ اس بارے کوئی روایت ثابت نہیں۔

❀ علامہ علی بن محمد سخاوی مصری رحمہ اللہ (۶۴۳ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا أَيْضًا مِمَّا أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى خِلَافِهِ .

''یہ ان باتوں میں سے ہے، جن کے خلاف پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔''

(جمال القراء، ص 95)

سوال: سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔

❀ علامہ زرکشی رحمہ اللہ (۷۹۴ھ) فرماتے ہیں:

شَجَاعَتُهٗ مُتَوَاتِرَةٌ لَفْظًا وَّمَعْنًى .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت و بہادری لفظی اور معنوی طور پر متواتر ہے۔''

(البحر المحيط في أصول الفقه : 117/6)

سوال: کیا جنات بھی دوزخ میں جائیں گے؟

جواب: جنات بھی دوزخ میں جائیں گے، کیونکہ وہ بھی شریعت کے مکلّف ہیں۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ﴾(الأعراف: ۱۷۹)

''البتہ ہم نے بہت سے جن اور انسان جہنم کے لیے پیدا کیے۔''

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ فِي النَّارِ﴾

(الأعراف: ۳۸)

''جنات اور انسانوں میں جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں، ان کے ساتھ تم بھی جہنم میں داخل ہو جاؤ۔''

❁ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ﴾

(السّجدة: ۱۳)

''لیکن میری یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ میں ضرور بالضرور جنات اور انسانوں سے جہنم کو بھر دوں گا۔''

ان کے علاوہ بھی بہت ساری آیات دلیل ہیں کہ جنات بھی جہنم میں جائیں گے۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنَّ الْجِنَّ يُعَذَّبُونَ فِي الْآخِرَةِ عَلَى الْمَعَاصِي.

''علما کا اتفاق ہے کہ روز قیامت جنات کو گناہوں کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔''

(شرح النووي: 169/4)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

قَدِ اتَّفَقَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰی أَنَّ كُفَّارَ الْجِنِّ فِي النَّارِ .

''مسلمانوں کا اتفاق و اجماع ہے کہ کافر جنات دوزخ میں ہوں گے۔''

(طريق الهِجرتين، ص 417، الفتاوى الحديثية لابن حجر الهيتمي، ص 70)

سوال: عورت عدت وفات شوہر میں ہے، یا طلاق رجعی کی عدت میں ہے، نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: عورت عدت وفات شوہر میں ہے، یا طلاق رجعی کی عدت میں ہے، نکاح کرلیا، تو نکاح منعقد نہیں ہوگا۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ﴾

(البقرة : ٢٣٥)

''جب تک عدت مکمل نہ ہو جائے، عقد نکاح کو پختہ نہ کرو۔''

❁ علامہ الکیا ہراسی رحمہ اللہ (۵۰۴ھ) فرماتے ہیں:

دَلِيلٌ عَلٰى تَحْرِيمِ نِكَاحِ الْمُعْتَدَّةِ .

''یہ آیت دلیل ہے کہ عدت والی عورت سے نکاح حرام ہے۔''

(أحكام القرآن : 198/1)

❁ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّ النِّكَاحَ فِي الْعِدَّةِ حَرَامٌ يُفْسَخُ .

''فقہا کا اجماع ہے کہ عدت میں نکاح کرنا حرام ہے، اسے فسخ کیا جائے گا۔''

(إكمال المُعلِم : 58/5)

سوال: حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے کن کن راویوں کو جمہور کے نزدیک ثقہ یا ضعیف قرار دیا؟

جواب: ① ابو ہارون عمارہ بن جوین عبدی:

اَلْأَكْثَرُ عَلٰی تَضْعِيفِهٖ أَوْ تَرْكِهٖ .

''جمہور اسے ضعیف یا متروک قرار دیتے ہیں۔''

(میزان الاعتدال : 174/3)

② ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ اسلمی ابو اسحاق مدنی:

هُوَ مَتْرُوكٌ عِنْدَ الْجُمْهُورِ .

''جمہور کے نزدیک متروک ہے۔''

(دِیوان الضّعفاء، ص 13)

③ اسرائیل بن یونس بن ابی اسحاق سبیعی :

قَدْ أَثْنٰی عَلٰی إِسْرَائِيلَ الْجُمْهُورُ .

''جمہور نے اسرائیل کی تعریف وثنا کی ہے۔''

(سِیَر أعلام النُّبلاء : 357/7)

④ بقیہ بن ولید:

وَثَّقَهُ الْجُمْهُورُ فِيمَا سَمِعَهُ مِنَ الثِّقَاتِ .

''اس نے جو روایات ثقات سے سنی ہیں، ان میں جمہور نے اس کی توثیق کی ہے۔''

(الکاشِف : 626)

⑤ سہیل بن ابی صالح ذکوان السمان:

وَثَّقَهٗ نَاسٌ . ''اکثر محدثین نے توثیق کی ہے۔''

(الكاشف : 2183)

٦ عطاء بن ابی مسلم خراسانی:

أَكْثَرُهُمْ وَثَّقَهُ . ''اکثر محدثین نے توثیق کی ہے۔''

(من تُكُلِّمَ فيه وهو مُوَثَّق، ص 135)

٧ عکرمہ بن عبداللہ مولیٰ ابن عباس:

اِحْتَجَّ بِهِ الْجُمْهُورُ . ''جمہور نے اس سے حجت پکڑی ہے۔''

(الرُّواة الثِّقات : 59، تاريخ الإسلام : 106/3)

٨ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ . ''جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(العِبَر في خَبَرِ مَن غَبَرَ :434/1)

هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ أَنَّهٗ حَسَنُ الْحَدِيثِ عِنْدَ الْجُمْهُورِ .

٩ معقل بن عبیداللہ جزری:

عِنْدَ الْأَكْثَرِينَ لَا بَأْسَ بِهٖ .

''اکثر محدثین کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں۔''

(ميزان الاعتدال : 146/4)

١٠ محرر بن ہارون تیمی:

اَلْجُمْهُورُ عَلٰى تَضْعِيفِهٖ . ''جمہور اسے ضعیف قرار دیتے ہیں۔''

(تاريخ الإسلام : 732/4)

١١ حجاج بن ارطاۃ:

اَلْجُمْهُورُ عَلٰی أَنَّہٗ لَا یُحْتَجُّ بِہٖ .

''جمہور کے نزدیک اس سے حجت نہیں پکڑی جائے گی۔''

(میزان الاعتدال : 296/4)

⑫ محمد بن اسحاق مدنی:

اَلْجُمْهُورُ عَلٰی أَنَّہٗ لَا یُحْتَجُّ بِہٖ .

''جمہور کے نزدیک اس سے حجت نہیں پکڑی جائے گی۔''

(میزان الاعتدال : 296/4)

هٰذَا خَطَأٌ، فَالْجُمْهُورُ عَلٰی أَنَّہٗ یُحْتَجُّ بِہٖ .

⑬ عبداللہ بن زید بن اسلم:

ضَعَّفَہُ الْجُمْهُورُ . ''جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(دیوان الضّعفاء : 2175)

⑭ یحییٰ بن مسلم بکاء:

اَلْجُمْهُورُ عَلٰی تَضْعِیفِہٖ . ''جمہور اسے ضعیف قرار دیتے ہیں۔''

(المُغني في الضّعفاء : 7053)

⑮ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم:

ضَعَّفَہُ الْجُمْهُورُ . ''جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(البدر المنیر لابن الملقن : 449/1)

۶، جون، ۲۰۲۰ء